بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختلف آدوار اور جماعت المسلمین

مؤلف:

محمد اشتیاق
امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختلف ادوار اور جماعت المسلمین

مکّہ میں تیرا سال گذارنے کے بعد، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی مدینہ منوّرہ ہجرت کرکے آئے اور وہ صحابہ کرام جو مکّہ سے اسلام کے لئے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منوّرہ پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی بنیاد رکھی اور بحکم الٰہی "جماعت" بنائی۔

"جماعت" بنانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درجِ ذیل احکامات امّت کو دیئے۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا (آلِ عمران)	اللہ کی رسّی کو جماعت بن کر مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

علیکم بالجماعۃ وایّاکم والفرقۃ فان الشیطان مع الواحد وھو من الاثنین ابعدُ (رواہ الترمذی باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ ۴/۴۰۴ قال ابوعیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح)

تم پر جماعت لازم ہے علیحدگی سے بچنا ضروری ہے کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہو جاتا ہے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ (رواہ الترمذی وصححہ)

جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنّت کا وسط پکڑے تو اس کو چاہئے کہ جماعت کو لازم پکڑے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ید الله مع الجماعة (رواه الترمذی والطبرانی فی الکبیر واحمد وغیره وسنده صحیح)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔

⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

رجل فارق الجماعة (مسند امام احمد ومستدرک حاکم وسنده صحیح ۱/۱۱۹)

وہ شخص جو جماعت چھوڑ دے۔

⑥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من خرج من الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه حتی یراجعه (رواه الحاکم فی المستدرک ۱/۷۷ وصححه)

جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدہ ہوا اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے اتار پھینکا حتیٰ کہ وہ (جماعت میں) دوبارہ واپس آجائے۔

(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

والجماعة رحمة و الفرقة عذاب (رواہ احمد صحیح الجامع الصغیر)

جماعت رحمت ہے اور فرقہ پرستی عذاب ہے۔

(٨) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

والمفارق لدينه التارك للجماعة (صحیح بخاری)

اور اپنے دین سے علیحدہ ہو کر جماعت کو چھوڑنے والا۔

(٩) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

واما ترك السنة فالخروج من الجماعة

سنّت کا چھوڑنا جماعت سے نکل جانا ہے۔

(رواہ احمد وسندہ صحیح ۲/۲۲۹)

جماعت بن کر رہنا ضروری ہے، جماعت لازم ہے، جنّت میں جانے کے لئے جماعت کا پکڑنا لازم ہے، اللہ تعالٰی کا ہاتھ جماعت پر ہے، جماعت چھوڑنے والے کا حشر برا ہوگا، جماعت

چھوڑنا اسلام چھوڑنا ہے، جماعت رحمت ہے، جماعت کو چھوڑنے والے کو قتل کردو اور سنّت چھوڑنے والا بھی جماعت سے نکل جاتا ہے۔

اتنے احکامات "جماعت" کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو دیے ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی، اس جماعت میں شامل ہونے والے کون لوگ ہیں؟ "جماعت" کی اضافت کن لوگوں کی طرف منسوب ہو رہی ہے۔ الحمد للہ یہ اضافت بھی حدیث میں موجود ہے۔ بعد ازاں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عہدِ رسالت اور جماعت المسلمین

① حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :۔

امرنا نبیّنا صلی اللہ علیہ   ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم ان نخرج الحیض	ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین میں
یوم العیدین وذوات	حیض والی خواتین کو اور پردہ
الخدور فیشهدن	نشین لڑکیوں کو نکالیں اور ان
جماعة المسلمين	کو چاہیئے کہ جماعت المسلمین
ودعوتهم (صحیح بخاری	کے ساتھ اور ان کی دعاؤں میں
کتاب العیدین)	حاضر ہو جائیں۔

صحیح بخاری کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاں کہیں بھی لفظ "جماعت" احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے تو اس کا مضاف الیہ مسلمین ہے علاوہ بریں دلیل ⑧ کی وضاحت حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے ابن ابی شیبہ میں مل جاتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:-

ما حل دم احد من	اہلِ قبلہ میں سے کسی کا خون کرنا
اهل هذه القبلة الا	حلال نہیں ہے مگر تین چیزیں

من استحل ثلاثة اشياء (خون) کو حلال کر دیتی ہیں جان
قتل النفس بالنفس کے بدلہ جان، شادی شدہ
والثیب الزانی و زانی اور جماعت المسلمین
المفارق جماعة المسلمین کو چھوڑنے والا یا جماعت
او الخارج من جماعة المسلمین سے نکلنے والے
المسلمین (رواہ ابن کو قتل کر دینا۔
ابی شیبة ۶/۴۲۸ وسندہ صحیح)

لہٰذا معلوم ہوا کہ "الجماعة" سے مراد جماعت المسلمین ہے۔

جماعت المسلمین میں شامل ہونا ضروری ہے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
نضر اللہ عبداً سمع اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے)

مقالتی فوعاھا ثم اداھا الی من لم یسمعھا فرب حامل فقہٍ لا فقہ لہ ورب حامل فقہٍ الی من ھو افقہ منہ ثلاث لا یغل علیھن قلب مؤمنٍ اخلاص العمل للہ و الطاعۃ لذوی الامر و لزوم جماعۃ المسلمین فان دعوتھم تحیط من وراءھم (رواہ الحاکم فی مستدرکہ ۱/۸۷ و سندہ صحیح)

کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا، پھر (میری بات کو) اس کو پہنچا دیا جس نے نہیں سنی۔ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں جن کو فقہ نہیں ہوتی اور کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں جو ان کو پہنچا دیتے ہیں جو اس کے مقابلہ میں زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، امیر کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

بیشک انکی دعوت تبلیغ ایسا اثر
رکھتی ہے اپنے ماسوا سب پر
حاوی ہوتی ہے۔

(۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا اور اس میں
آپ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے	نضر اللہ وجہ امرئٍ
کو تروتازہ رکھے۔ جس نے	سمع مقالتی فحملها
میری بات سنی۔ پھر اس کو اٹھا	فرب حامل فقه الی
لیا۔ پھر کتنے ہی فقہ کے اٹھانے	من هو افقه منه،
والے فقیہ نہیں ہوتے اور	ثلاث لا یغل علیهنّ
کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے	قلب مومن اخلاص
ایسے ہوتے ہیں جو اس کو پہنچا	العمل للہ تعالی و
دیتے ہیں) جو اس کے مقابلہ	مناصحة ولاة الامر

ولزوم **جماعة المسلمين** (رواه الحاكم في مستدركه وصححه هو والذهبي على شرط مسلم ۱/۸۸)

میں زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین باتوں میں مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، امیر کی خیر خواہی کرنا اور **جماعت المسلمین** سے چپٹے رہنا۔

(۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

نضر الله عبدًا سمع كلامي ثم لم يزد فيه فرب حامل فقهٍ الى اوعى منه، ثلاث لا يغلّ عليهنّ قلب مؤمنٍ اخلاص العمل لله و

اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے میرا کلام سنا۔ پھر اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ

مناصحۃ اولی الامر
والاعتصام **بجماعۃ**
المسلمین (رواہ الطبرانی
۲/۸۲ ورواہ ابن عساکر و
سندہ صحیح ولہ شواہد) (رواہ
الطبرانی فی الاوسط ۷/۴۰)
(رواہ الطبرانی فی الاوسط
۸/۴۵۸)

یاد کرنے والے کو پہنچا دیتے
ہیں۔ تین باتوں میں مؤمن کا دل
خیانت نہیں کرتا عمل خالص
اللہ کے لئے کرنا، امیر کی خیر
خواہی کرنا اور **جماعت**
المسلمین کو مضبوطی سے
پکڑے رہنا۔

اس روایت میں عمرو بن واقد ضعیف ہے۔ لیکن امام حاکم نے حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے یہی متن روایت کیا ہے۔ لہٰذا کوئی نقصان نہیں

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

نضر اللہ عبداً سمع

اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے)

مقالتي ثم وعاها ثم حفظها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه - ثلاث لا يغل عليهن قلب مؤمن اخلاص العمل لله و مناصحة لا والامور والاعتصام بجماعة المسلمين (رواه ابن عساكر ورواه الطبراني في الاوسط ١٠/٢٠٢ وسنده صحيح لغيره و له شواهد)

کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا۔ پھر (مزید) اس کو حفظ کرلیا۔ پھر کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے ان کو پہنچا دیتے ہیں جو اس کے مقابلہ میں زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ مومن کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا: عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحبِ امور کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔

اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں :-

لیس ھو ممن یحتجّ اھل العلم بحدیثہ لسوء حفظہ (تہذیب) یعنی خراب حافظہ کی وجہ سے اہلِ علم نے اس کی حدیث سے حجّت نہیں لی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں : احادیث حسان (مجمع الزوائد ۱/۱۳۹) یعنی اس راوی کی احادیث حسن ہوتی ہیں۔

⑤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

نضر اللہ امرأً سمع	اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے
مقالتی ھذہ فبلّغھا	کو تروتازہ رکھے جس نے میری
فرب حامل فقہٍ الی	بات سنی۔ پھر اس کو پہنچا دیا۔
من ھو افقہ منہ ثلاث	کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے
لا یغل علیھن قلب مسلم	اس کو پہنچا دیتے ہیں جو اس سے

اخلاص العمل لله و النصيحة لكل مسلم ولزوم **جماعة المسلمين** (رواه الطبراني في الكبير وفيه عبد الرحمٰن بن زبيد وثقه ابن حبان وسنده حسن وله شواهد)

زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین باتوں میں مسلم کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، ہر مسلم کی خیر خواہی کرنا اور **جماعت المسلمین** سے چمٹے رہنا۔

⑥ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:۔

نضّر الله امرأً سمع مقالتي فوعاها فربّ حامل فقهٍ ليس بفقيهٍ ثلاث لا يغلّ عليهنّ قلب امرئٍ مومن اخلاص العمل

اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے) کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا۔ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر مؤمن آدمی کا دل

لله والمناصحة لائمة **المسلمين** ولزوم جماعتهم (رواه البزار ورجاله موثقون)

خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، **مسلمین** کے ائمہ کی خیرخواہی کرنا اور ان کی **جماعت** سے چمٹے رہنا۔

⑦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

نضر الله امرأً سمع مقالتي فحفظها فانه رُبَّ حاملِ فقهٍ غيرِ فقيهٍ ورُبَّ حامِلِ فقهٍ إلىٰ مَنْ هُوَ افقه منه. ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ رَجُلٍ **مُسْلِمٍ** إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ

اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو ترو تازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا، کیونکہ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں (اس کو پہنچاتے ہیں) جو اس کے مقابلہ میں زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین باتوں میں **مسلم** کا دل خیانت نہیں

وَالنَّصِيْحَةُ لِوُلَاةِ الْاَمْرِ	کرنا۔ عمل خالص اللہ کے لئے
وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ	کرنا صاحب امر کی خیر خواہی
(رواہ الطبرانی فی الاوسط ۸۴/۶	کرنا اور جماعت المسلمین
رجالہ ثقات وسندہ صحیح ولہ شواہد	سے چمٹے رہنا۔
ورواہ حمیدی فی مسندہ ۱/ ۲۹،	
مشکوٰۃ للالبانی ۱/ ۷۸ وسندہ	
صحیح)	

(۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

نضر اللہ امرأً سمع	اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو ترو
مقالتی فوعاھا ثم بلغھا	تازہ رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسکو
فرب مبلغ اوعی من	یاد کیا۔ پھر اسکو پہنچا دیا۔ کتنے ہی
سامع۔ ثلاث لا یغل	لوگ ایسے ہیں جن کو پہنچایا
علیھن قلب امرئ مسلم	جاتا ہے ایسے ہیں جو سننے والے

اخلاص العمل لله و مناصحة ولاة المسلمين ولزوم جماعتهم (رواه الطبرانی فی الاوسط ۱۴۱/۹ وسنده صحیح لغیره)

سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر کسی مسلم آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، مسلمین کے امیروں کی خیر خواہی کرنا اور ان کی جماعت سے چمٹے رہنا۔

(۹) حضرت زید رضی بن ثابت سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ثلاث لا يغل عليهن قلب امرء مسلم اخلاص العمل لله، والنصح لائمة المسلمين واللزوم بجماعتهم (رواه

تین باتیں ایسی ہیں جن پر کسی مسلم آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، مسلمین کے ائمہ کی خیر خواہی کرنا اور ان کی جماعت سے

الطبرانی فی الاوسط ۱۴۱/۸ و سندہ صحیح وصححہ الحافظ ابن حجر وغیرہ وفیہ زیادۃ مستانی الارشادۃ الیھا فی الحدیث مشکوٰۃ للالبانی ۷۸/۱)	چمٹے رہنا۔

⑩ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ثلاث لا یغل علیھن قلب مؤمنٍ، اخلاص العمل للہ ومنا صحۃ اولی الامر ولزوم جماعۃ المسلمین (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۶۶/۶، ۶۷ اخرجہ ابن ماجہ والدارمی ۷۴/۱، ۷۵ واحمد ۲۲۵/۳ و ۸۰/۴ و ۸۲	تین باتوں میں کسی مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحب امر کی خیر خواہی کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

و ۵/۱۸۳) واسنادہ حسن)

امام حاکم کہتے ہیں :-

وفی الباب عن جماعة من الصحابة منهم عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبد الله بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو هريرةؓ، انس رضی الله عنهم وغيرهم عدّة وحديث النعمان بن بشير من شرط الصحيح (رواه الحاكم ۱/۸۸)

اس باب میں صحابہ کرام کی ایک جماعت نے اس (حدیث کو روایت کیا ہے) ان میں سے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ نے روایت کیا ہے اور حضرت نعمان بن بشیر کی حدیث تو امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

مندرجہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت زید بن ثابت، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت جابر اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

عقیدے کی بنیاد رکھنے کے لئے یا عمل کرنے کے لئے ایک ہی حدیث کافی ہوتی ہے۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے "لزوم جماعۃ المسلمین" کے الفاظ پیش کئے ہیں جو کہتے ہیں: "صرف حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے ہی جماعت المسلمین کے الفاظ روایت کئے گئے ہیں؟" یہ کہہ کر لوگ صحیحین کی حدیث کی تضحیک کرتے تھے۔ امید ہے کہ "لزوم جماعۃ المسلمین" کو اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ معترضین کی تضحیک و طنز کا قلع قمع کر دیگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت المسلمین میں شامل ہونے کو ایمان قرار دیا اور جماعت المسلمین میں شامل نہ ہونے والوں کو وعید سنائی۔

جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من فارق جماعة المسلمین شبرًا اخرج من عنقه ربقة الاسلام	جس نے جماعت المسلمین کو بالشت برابر بھی چھوڑ دیا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر ۱۲/۴۴۰ وسندہ حسن ولہ شواہد)

اب جب جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو خیرباد کہنا ہے تو کیا کوئی مومن اس بات کی جرأت کر سکتا ہے؟ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جماعت المسلمین میں شمولیت ایمان کا تقاضا ہے۔

جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا اسلام کو چھوڑنا ہے

(۱۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

من خالف جماعة المسلمین شبرًا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه (رواہ الحاکم فی مستدرکہ وسندہ صحیح ۱/۱۱۷)	جس نے جماعت المسلمین کی بالشت برابر بھی مخالفت کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں جماعتِ حقّہ جماعت المسلمین تھی اور آپ جماعت المسلمین کے امام تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرقے ہوں گے اور فرقوں کے زمانے میں بھی جماعتِ حقّہ جماعت المسلمین ہی ہوگی۔

مزید برآں جماعت المسلمین کی مخالفت بھی اسلام سے باہر کر دیتی ہے۔

فرقہ پرستی کے زمانے میں جماعتِ حقّہ

جماعت المسلمین ہی ہوگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : شر کا زمانہ ۔ پھر خیر کا زمانہ دخن کے ساتھ پھر شر ہوگا ۔ یعنی اللہ کی ہدایت کے علاوہ لوگ ہدایت دے رہے ہوں گے، بعض باتیں تمہیں بری لگیں گی اور بعض اچھی ۔ پھر اس ملے جلے خیر کے بعد شر ہوگا لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بلا رہے ہوں گے جو اُن کی بات پر لبیک کہے گا وہ اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے ۔

(۱۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے کہا :

فما تأمرني ان ادركني   اگر یہ زمانہ میں پاؤں تو آپ مجھے

ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم تكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرةٍ حتى يدركك الموت وانت علىٰ ذلك

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جانا، میں نے کہا: اگر جماعت المسلمین نہ ہو اور نہ ان کا امام ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام فرقوں کو چھوڑ کر الگ ہو جانا اگر تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو چبا لینا (مگر کسی فرقے میں شامل نہ ہونا) یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اور تم اسی حالت میں مرجانا۔

اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعتِ حقّہ ہے اور اگر

جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعتِ حقہ نہیں ہوگی۔ وہ سب فرقے ہوں گے اور ان سے اعتزال (علیحدگی) ضروری بلکہ فرض ہوگا۔

ابن ماجہ میں یہ الفاظ روایت کئے گئے ہیں :۔

فالزم جماعة المسلمین واماھو (رواہ ابن ماجہ ۲/۱۳۱۷)	تم جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جاؤ۔

یعنی ابن ماجہ میں امر کا صیغہ بھی آیا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے معلوم کرنے پر جماعت المسلمین میں شامل ہونے کا حکم دینے کا علم ہوا۔

لیکن حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اوصی الخلیفة من بعدی بتقوی الله و	میں اپنے بعد (آنے والے) خلیفہ کو اللہ کے تقوی کی وصیت

اوصية **بجماعة المسلمين** ان يعظم كبيرهم ويرحم صغيرهم ويوقر عالم (رواه البيهقى ٨/٦١ وسنده حسن، كنز العمال ٦/٤٧)

کرتا ہوں اور **جماعت المسلمین** کی وصیّت بھی کرتا ہوں۔ وہ ان کے بڑے کی عزت کرے اور چھوٹے پر رحم کرے اور ان کے عالم کی بھی عزّت کرے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اشهد الله على الوالى من بعدى امرّ على **جماعة المسلمين** ورحم صغيرهم واجلّ كبيرهم (رواه البيهقى فى شعب الايمان ٦/ ١٦

میں اپنے بعد والی امر اللہ کو گواہ کرتا ہوں۔ وہ **جماعت المسلمین** پر عفو ودرگذر سے کام لے ان کے چھوٹے پر رحم کرے اور ان کے بڑے کی عزّت کرے۔

وفی اسنادہ رجل لم یسم) (کنز العمال من طریق یونس بن بکیر عن ابی معشر عن بعض مشیخنہم ۶/ ۷۸)

ماقبل کی بنیاد پر اس حدیث سے حجت لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لہٰذا پندرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "جماعت المسلمین" کے الفاظ روایت کرکے یہ بتا رہے ہیں کہ "الجماعۃ" سے مراد "جماعۃ المسلمین" ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکرؓ ہوں یا عمرؓ یا عثمانؓ ہوں یا علیؓ، معاویہؓ ہوں یا حسنؓ، یزیدؒ ہوں یا عبداللہؓ بن زبیر، مروانؒ ہوں یا عبدالملکؒ، ولید ہوں یا عمرؒ بن عبدالعزیز" ان تمام خلفاء کے دور میں صرف مسلمین کا اور جماعت المسلمین کا ہی ثبوت ملتا ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیے:

دورِ ابوبکر الصدّیق رضؓ اور جماعت المسلمین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ایک زمین کے سلسلہ میں کہا :۔

فما حملك ان تخص هٰذين بها دون جماعة المسلمين (رواه ابن ابی شیبۃ ورواه البخاری فی التاریخ ویعقوب بن سفیان ورواه ابن عساکر، کنز العمال ۳/۱۴۹، کنز العمال ۱۲/۵۸۳) وسندہ لا بأس بہ	آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ جماعت المسلمین کو چھوڑ کر ان دونوں کے لئے اس زمین کو خاص کر دیں؟

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ابوبکر الصدیق رضؓ کے دور میں جو جماعت حقہ تھی وہ "جماعت المسلمین" ہی تھی۔

دورِ عمرؓ بن الخطاب اور جماعت المسلمین

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک بھی جماعتِ حقّہ جماعت المسلمین ہی تھی۔

دورِ عثمانؓ بن عفّان اور جماعت المسلمین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد جماعت المسلمین کے امیر و خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی بنے۔ اس میں کسی شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں، سب کے ہاں یہ چیز مسلّم ہے۔

حضرت ثمامہ بن حزن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :۔

شھدت الدار حین اشرف علیھم عثمان — جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی شہادت سے

فقال انشدكم بالله
وبالاسلام هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قدم المدينة
وليس بها ماء يستعذب
غير بئر رومة فيجعل
فيها دلوه مع دلاء
المسلمين بخير له
منها في الجنة فاشتريتها
من صلب مالي فجعلت
دلوي فيها مع دلاء
المسلمين .... (رواه
النسائي والترمذي وحسنه،
فتح الباري ٥/٢٩)

قبل) لوگوں کے سامنے اوپر آئے
تو میں اس وقت گھر میں موجود
تھا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا میں
تمہیں اللہ کی اور اسلام کی قسم
دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو، جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
منورہ آئے تو وہاں میٹھا پانی
نہ تھا جو پیا جاتا سوائے رومہ
کے کنویں کے۔ آپ نے فرمایا:
کون ہے جو (رومہ کا کنواں
خریدے) اور جو اپنا ڈول
مسلمین کے ڈولوں کے ساتھ
بنائے تو اس کے لئے جنت
ہے میں نے اس کو اپنے ذاتی

مال سے خریدا تھا اور میں نے
اس کنویں میں اپنا ڈول تمام
مسلمین کے ڈولوں کے
ساتھ کر دیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ما أنا بيهودي وإني لأحد المسلمين

میں یہودی نہیں ہوں میں تو مسلمین میں سے ایک (فرد) ہوں۔

(رواه الطبراني رجاله ثقات مجمع الزوائد ۹/۹۳)

دوران خطاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید کہا:۔

يامعشر المسلمين اے جماعت المسلمین

(رواه الطبراني ۱/۸۷ وقال الهيثمي في مجمع الزوائد واسناده

حسن ۹۴/۹)

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ایک شخص نے کہا :-

واللہ لئن دفنتموہ	اللہ کی قسم اگر کسی نے حضرت
مع المسلمین (رواہ	عثمانؓ کو (عام) مسلمین
الطبرانی ۷۹/۱ وقال الہیثمی	کے ساتھ دفن کیا۔

فی مجمع الزوائد ۹۵/۹ رجالہ ثقات)

حضرت عثمانؓ "مسلمین" میں سے ایک فرد تھے، حضرت عثمانؓ مسلمین کو "جماعت المسلمین" کہہ کر پکارتے ہیں، مسلمین کے لئے کنواں کھدواتے ہیں، مسلمین کے ساتھ اپنا ڈول وقف کر دیتے ہیں، حضرت عثمانؓ کو عام مسلمین کے ساتھ دفن کرنا ایک مخصوص باغ میں دفن نہ کرنے سے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ امیرالمؤمنین کے زمانے میں مسلمین ہی مسلمین تھے۔ مزید برآں حضرت عثمانؓ سے "جماعت" کا لفظ بھی مروی ہے۔

ثلاث خصالٍ لا یغل علیھن قلب مسلم، اخلاص العمل للہ و مناصحۃ ولاۃ الامر ولزوم الجماعۃ

تین خصلتیں ہیں جن پر کسی مسلم کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحبِ امر کی خیر خواہی کرنا اور جماعت سے چمٹے رہنا۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۱/۲۳۷ واسنادہ صحیح)

دورِ علی رضی اللہ عنہ اور جماعت المسلمین

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-

ان الذی اخذ منکم عمر لم یاخذہ لنفسہ انما اخذہ للجماعۃ المسلمین (رواہ

تم سے جو کچھ عمرؓ نے لیا وہ اپنی ذاتِ خاص کے لئے نہیں لیا تھا، وہ تو صرف جماعت المسلمین کے لئے لیا تھا۔

الدارقطنی، کنزالعمال ۱۲/۶۰۱
وسندہ صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

ما انا الا رجل من المسلمین (صحیح

بخاری ۸/۳۲)

میں تو صرف مسلمین میں سے ایک آدمی ہوں۔

دورِ معاویہ رضی اللہ عنہ اور مسلمین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جانے والا لشکر جس کی قیادت حضرت معاویہؓ کر رہے تھے :-

اول ما رکب المسلمون البحر مع معاویۃ ... (فتح الباری ۶/۱۸)

مسلمین کا سب سے پہلا لشکر جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سرپرستی میں روانہ ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد "جماعت المسلمین" کی قیادت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی۔

حضرت ابو الشماخ الازدی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں:-

انه دخل على معاوية فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ولي من المسلمين شيئًا۔ (رواه ابو يعلى ۱۳/۳۶۸، ۳۶۹ وھذا اسناد صحیح)

وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جو شخص مسلمین میں سے کسی چیز کا بھی والی، امیر بنایا جائے۔

حضرت معاویہؓ کو بتایا جا رہا ہے کہ آپ مسلمین کے والی ہیں، امیر ہیں تو ذرا مسلمین کا خیال رکھیں۔

لما سار الحسن بن علی

فوج لے کر حسنؓ ابن علی رضی

رضی اللہ عنہما الی معاویۃ
بالکتائب قال عمرو بن
العاص لمعاویۃ اری
کتیبۃ لا تولی حتی تدبر
اخراھا۔ قال معاویہ
من لذراری **المسلمین**
فقال انا فقال عبداللہ
بن عامر وعبدالرحمٰن
بن سمرۃ فلقاہ فنقول
لہ الصلح قال الحسن
ولقد سمعت ابابکرۃ
قال بینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یخطب جاء
الحسن فقال النبی صلی

اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی
اللہ عنہ کی طرف چلے۔ حضرت
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
نے حضرت معاویہؓ سے کہا:
میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو
پیٹھ نہیں پھیرے گا یہاں تک
کہ اس کے مخالف پیٹھ پھیر
جائیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ نے کہا: **مسلمین** کے بچوں
کے لئے میرا کون ہوگا یعنی میرا
ساتھ دے گا۔ حضرت عمروؓ نے کہا
میں (مگر صلح بہتر ہے) حضرت عبداللہ
بن عامرؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن
سمرہؓ کہتے ہیں: ہم نے حضرت حسنؓ سے

الله عليه وسلم ابني هذا سيّد ولعلّ الله ان يصلح به بين فئتين من **المسلمين**۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری ١٣/ ٦١)

ملاقات کی۔ ہم نے کہا: صلح کر لیجئے۔ حضرت حسنؓ رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے اور صلح کر لی۔ امام حسن بصریؒ کہتے ہیں میں نے ابو بکرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے (آپ نے فرمایا) یہ میرا بیٹا سیّد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ **مسلمین** کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرا دے۔

حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ سے کہا اٹھیے اور لوگوں سے خطاب کیجئے۔ منجملہ اور باتوں کے حضرت حسنؓ نے کہا:۔

او حق لی ترکتہ لارادۃ

اگر امارت کا حق میرے لئے ہے

اصلاح المسلمین تو میں مسلمین کی اصلاح کے
وحقن دمائھم (فتح لئے اور مسلمین کے خون خرابہ
الباری ۱۳/ ۶۱) کے ڈر سے امارت چھوڑتا ہوں۔

جب حضرت حسنؓ نے امارت چھوڑ دی تو حضرت مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا:۔

فجزاك الله عن مسلمین کی طرف سے اللہ
المسلمین (فتح الباری)۔ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔
ای فی حقن دماء مسلمین میں خون خرابہ کے
المسلمین بالصلح ڈر سے صلح ہی بہتر ہے۔
(حوالہ مذکور)

الغرض دورِ معاویہؓ ہو یا دورِ حسنؓ، مسلمین ہی تھے کسی
فرقے کا وجود نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت
جماعت المسلمین تھی تو صحابہ کرامؓ کی جماعت، جماعت المسلمین
کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔

دورِ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور مسلمین

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ان ابنی ھذا سیّد و	میرا یہ بیٹا سیّد ہے۔ ہو سکتا
لعلّ اللہ ان یصلح	ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے
بہ بین فئتین من	ذریعے مسلمین کی دو بڑی
المسلمین (صحیح بخاری)	جماعتوں میں صلح کرا دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں پوری ہو گئی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت حسنؓ کے دور میں بھی مسلمین تھے۔ مسلمین حضرات کی جماعت جماعت المسلمین ہی ہوتی ہے۔

عبیداللہ بن زیاد اور

عبیداللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں عیادت کی۔ حضرت معقلؓ نے عبیداللہ سے کہا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر مجھے دنیا سے رخصت ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:-

مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اَمر — کوئی امیر نہیں ہے جو

صحیح مسلم — کے امر کا والی ہوتا ہے

۳/۱۴۶۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبیداللہ جو یزیدؒ ابن ابی معاویہؓ کے دور میں گورنر تھے " " کے امر کے امیر تھے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ یزیدؒ ابن ابی معاویہؓ کے دور میں بھی ہی تھے۔ کوئی فرقہ نہیں تھا۔

عبدالملک بن مروان امیرالمؤمنین

جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان کی بیعت کرلی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا :-

الی عبد الله عبد الملك	عبداللہ، عبدالملک امیر
امیرالمؤمنین انّی اقرّ	المؤمنین ہیں عبداللہ عبدالملک
بالسمع والطاعة لعبد الله	امیرالمؤمنین کے لئے سننے اور
عبد الملك امیرالمؤمنین	اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں
علی سنّة الله وسنّة	اللہ تعالےٰ کے طریقہ پر اور اس
رسوله فیما استطعت	کے رسول کے طریقہ پر جہاں تک
(فتح الباری شرح صحیح بخاری	مجھ سے ہوسکے گا۔

۱۳/۱۹۳)

مروانؒ کے بعد کے امیر عبدالملک بنے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عبدالملک بن مروان کی بیعت کرنا،

عبدالملک کو امیرالمؤمنین کہنا دلیل کے لئے کافی ہے۔ یہ دورِ حکومت مسلمین ہی کا ہے۔

دورِ عبداللہ بن زبیرؓ اور مسلمین

جب عبید اللہ بن زیاد اور مروان شام آئے

وثب ابن الزبیر بمکة — ابن الزبیرؓ نے مکہ پر حکومت قائم کرلی۔

(صحیح بخاری، فتح الباری ۱۳/۶۸)

ایک اور روایت میں ہے:-

یعنی ابن الزبیر فانه لمّا وثب بمكة بعد دخل فيما دخل فيه المسلمون (واخرجه الطبرانی وسکت علیه الحافظ، فتح الباری)

یعنی جب ابن زبیرؓ نے مکہ پر جبراً حکومت قائم کرلی تو مسلمین داخل ہوگئے جس چیز پر داخل ہوگئے۔

ایک اور روایت میں ہے :-

لان ابا برزة کان لا یری قتال المسلمین

حضرت ابوبرزہ رضؓ مسلمین میں قتال نہیں چاہتے تھے۔

(فتح الباری)

دورِ عمر بن عبد العزیزؒ اور مسلمین

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کہتے ہیں :-

یا عجوز لا تغشی المسلمین

اے بڑی بی (دودھ کے سلسلہ میں) مسلمین کو دھوکا نہ دینا۔

(کنز العمال ۱۴/۲۵) (رواہ ابن النجار)

ثابت ہوا کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دور میں بھی مسلمین ہی تھے۔ یہ تو ہوا بارہ ائمہ کا دور اور مسلمین کا وجود۔

مزید دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت محمد بن مسلمہ اور

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

انی لاعرف رجلا لا	میں اس آدمی کو جانتا ہوں جس
تضرّہ الفتنہ محمد	کو فتنہ نقصان نہیں پہنچائے
بن مسلمۃ - فاتینا	گا یعنی محمد بن مسلمہ۔ پھر ہم مدینہ
المدینۃ فاذا فسطاطٌ	آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک
مضروب واذا فیہ	خیمہ نصب ہے اور اس میں
محمد بن مسلمۃ الانصاری	محمد بن مسلمہ انصاری ہیں میں
فسألتہ فقال لا استقر	نے ان سے سوال کیا (کہ آپ
بمصر من امصارھم حتّٰی	اس خیمہ میں؟) انہوں نے
تنجلی ھذہ الفتنۃ عن	کہا میں ان کے شہروں میں سے
	کسی شہر میں نہیں رہ سکتا
(رواہ الحاکم فی مستدرکہ	یہاں تک کہ

۳/۳۴۴ صحیح ھو والذھبی)   سے یہ فتنہ ہٹ نہ جائے۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں خراب حالات کے سبب حضرت معاویہؓ سے الگ ہو گئے تھے تقریباً اسی زمانے میں شہید کر دئے گئے (تہذیب

حضرت الربیع بن خثیمؒ اور

حضرت الربیع بن خثیمؒ کہتے ہیں :-

وان ینصح   یہ کہ وہ

(رواہ البیہقی   کی خیر خواہی کرتا ہے۔

۶/۲۸۷ وسندہ صحیح)

حضرت الربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت یزیدؒ بن معاویہؓ کے دور میں فوت ہوئے (تذکرۃ الحفاظ ۱/۵۸)

امام مکحولؒ اور جماعت المسلمین

امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق جماعۃ المسلمین فلا صلوٰۃ لہ حتی یرجع الیہم (سعید بن منصور ۱۹۵/۲ وفیہ کوثر بن حکیم ضعفہ ابن ابی حاتم ووثقہ ابن حبان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص نے جماعت المسلمین کو چھوڑ دیا اس کی کوئی نماز نہیں یہانتک کہ وہ ان کی طرف لوٹ آئے۔

یہ حدیث مرسل حسن ہے۔

ابو عثمانؒ النہدی اور جماعت المسلمین

امام ابو عثمان النہدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

واما نصیحۃ جماعۃ المسلمین (شعب الایمان ۶/۲۶) اور بات یہ ہے کہ جماعت المسلمین کی خیر خواہی کرنا ہے۔

حضرت ابو عثمان "ولائمۃ المسلمین وعامتھم" کی تشریح میں مندرجہ بالا الفاظ بتا رہے ہیں۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے۔

حضرت انسؓ مسلم بنے رہنے کی وصیت کرتے ہیں

حضرت محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید میں یعقوب علیہ السلام کی وصیت کو سامنے رکھتے ہوئے مسلم بنے رہنے کی وصیت کرتے ہیں :-

يا بنيّ ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم **مسلمون** وزعم انّها كانت اول وصيّة انس بن مالك (رواه ابن ابي شيبة ۲۳۲/۱۱ واخرجه الدارمي ص۴۱۱ من طريق يزيد بن هارون عن ابن عون عن محمد بن سيرين بدون ذكر الاولية)

اے میرے بیٹو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے دین کو پسند کرلیا ہے۔ بس تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم **مسلم** ہو اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ سب سے پہلی وصیّت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحلّ دم امرئ **مسلم** يشهد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسی **مسلم** کا خون کرنا حلال نہیں جو گواہی دیتا ہے

ان لا الٰہ الاّ اللہ وانی	کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں
رسول اللہ الا باحدی	اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر
ثلاثٍ النفس بالنفس	ان تین کاموں میں سے کسی
والثیب الزانی و	ایک کا کرنے والا اس کا قتل
المفارق لدینہ، التارک	کرنا حلال ہو جاتا ہے (نفس
للجماعۃ (فتح الباری شرح	کے بدلے نفس، شادی شدہ
صحیح بخاری ۱۵/۲۲۱)	زانی اور دین کو چھوڑنے والا
	جماعت کو چھوڑنے والا (قتل
	کر دیا جائے گا)۔

اس حدیث میں "جماعۃ" کا لفظ ہے۔ کیا اس سے مراد "جماعۃ المسلمین" کے علاوہ کوئی اور جماعت ہے؟

ابنِ حجرؒ کہتے ہیں جماعۃ سے مراد جماعت المسلمین ہے

ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

والمراد بالجماعة جماعة المسلمين	جماعت سے مراد جماعت المسلمین ہی ہے۔
(فتح الباری ۱۵/۲۲۱)	

امام قرطبیؒ کہتے ہیں جماعت سے مراد جماعت المسلمین ہی ہے

امام قرطبی (فی المفہم) میں کہتے ہیں:۔

المفارق للجماعة انه نعت للتارك لدينه لانه اذا ارتد فارق جماعة المسلمين غير انه يلتحق به كل من خرج عن جماعة المسلمين	جماعت کو چھوڑنے والے کی تعریف یہ ہے کہ اس نے دین کو چھوڑ دیا کیونکہ جو شخص جماعت المسلمین چھوڑ کر مرتد ہو جاتا ہے سوائے اسکے کہ ہر وہ شخص جو جماعت المسلمین سے نکل گیا تھا وہ پھر اس میں واپس آجائے (تو وہ مرتد نہ ہوگا)۔
(فتح الباری ۱۵/۲۲۲)	

مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوا کہ ائمہ کے نزدیک "جماعۃ" سے مراد "جماعت المسلمین" ہے۔

امام خطابی اور جماعت المسلمین

امام خطابی کہتے ہیں :-

وافضل جماعة المسلمين (رواہ ابویعلی ۲/۴۷۸) اور جماعت المسلمین ہی سب سے بہتر ہے۔

البانی صاحب اور جماعت المسلمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وعليكم بالجماعة (رواہ احمد ۵/۱۸۰) تم پر جماعت کو پکڑنا لازم ہے۔

جناب ناصر الدین البانی صاحب "جماعۃ" کی تشریح

کرتے ہیں :-

ای عامة جماعة	جماعت المسلمین کے عام
المسلمین (مشکوٰة	حضرات سے بھی جڑے رہو۔
۱/ ۶۵)	

صحابہ کرامؓ اپنے آپ کو مسلم ہی کہتے تھے

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

نحن المسلمون	ہم مسلم، مؤمن ہیں کیونکہ ہم
المؤمنون وكذلك	نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
ادركنا اصحاب محمد	وسلم کو ایسا ہی کہتے ہوئے
صلی الله عليه وسلم	پایا ہے۔
يقولون (رواه ابن ابی	
شيبة ۱۱/ ۳۶ وسنده صحيح)	

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین ہوں یا تبع تابعین، محدثین ہوں یا ائمہ سب کے نزدیک جماعت المسلمین ہی جماعتِ حقّہ ہے۔ لہٰذا تمام کلمہ گو حضرات سے گذارش ہے کہ جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کریں اور تمام فرقوں کو چھوڑ کر عنداللہ جنّت کے مستحق بن جائیں۔

جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا اسلام کو چھوڑنا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

ما حل دم احد من	اہلِ قبلہ میں سے کسی کا خون کرنا
اهل هذه القبلة الا	حلال نہیں ہے مگر تین چیزیں
من استحل ثلاثة اشياء	(خون) کو حلال کر دیتی ہیں جان
قتل النفس بالنفس	کے بدلے جان، شادی شدہ
والثيب الزاني و	زانی اور جماعت المسلمین
المفارق جماعة المسلمين	کو چھوڑنے والا یا جماعت
او الخارج من جماعة	المسلمین سے نکلنے والے
المسلمين (رواه ابن	کو قتل کر دینا۔
ابی شیبۃ ۴۲۸/۶ وسندہ صحیح)	

لہٰذا معلوم ہوا کہ "الجماعة" سے مراد جماعت المسلمین ہے۔

فرقہ پرستی کے زمانے میں جماعتِ حقہ

جماعت المسلمین ہی ہوگی